



سوال

(195) فوت شدہ نمازوں اور روزوں کی قضا ضروری ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی جو بہت عرصے سے یا ایک سال سے یا تھوڑے دن سے نماز اور روزہ نہیں ادا کرتا ہے اب اسے بہت افسوس ہوا اور نماز اور روزہ ادا کرنے لگا۔ کیا اس کے ذمہ فوت شدہ نمازوں اور روزوں کی قضا ضروری ہے؟ یا خدا سے معافی مانگ کر آئندہ مسلسل نماز اور روزہ ادا کرنے لگے تو یہی کافی ہے؟ اگر قضا کرنے کی ضرورت ہے تو کس طرح؟ حمزہ، پالگھاٹ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں تمام فوت کردہ نمازوں اور روزوں کی قضا ضروری اور لازم ہے۔ یہی مذہب ہے اکثر علماء امت کا۔ امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں: ”أما من كان عالماً بوجوبها، وتركها بلتاً وطملاً، حتى خرج وقتها الموقت، فهذا يجب عليه القضاء عند الأیمة الاربعین، وذہب طائفة منہم ابن حزم وغيرہ إلى أن فعلها بعد الوقت لا یصح من ہولاء، وكذلك قالوا فی من ترک الصوم متعمداً، (فتاویٰ شیخ الاسلام 240/2)۔ وقال العلامة الشوکانی فی الدرر البہیة: ”إن كان الترمک عمداً للعذر، فدين اللہ آحق أن یقضی،، قال العلامة البوفالی فی الروضة الندیة، 200/1: ”قد اختلفت آہل العلم فی قضاء الشوائت المذكورة للعذر، فذہب الجمهور إلى وجوب القضاء، وذہب داود الظاہری وابن حزم وبعض اصحاب الشافعی إلى أنه لا قضاء علی العائد غیر المعذورن بل قضاء باثم ما ترکہ من الصلوة،، انتہی، امام ابن حزم نے ”مغلی،، میں قائلین وجوب قضا کے خلاف جو اعتراضات اور دلائل پیش کیے ہیں، ان سے اطمینان قلب اور تشفی نہیں ہوتی، (ولعل اللہ یسجد بعد ذلک امر)

چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا متفرق کر کے رکھے یا پے درپے لگانا بغیر تفریق کے۔ دونوں طرح جائز ہے، قضاء نماز کی یہ صورت ہے کہ روزانہ ہر وقتی فرض نماز ادا کرنے سے پہلے یا بعد میں چھوڑی ہوئی فرض نماز ادا کر لے۔ (محدث دہلی ج: 9 ش: 12 ربيع الاول 1362ھ اپریل 1942ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری



مجلس البحث والدراسات
محدث فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 314

محدث فتویٰ